سوال

(54)شوہر کے لاپتہ ہونے پر عورت کیا کرے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج سے دس سال پہلے محمد رمضان کا نکاح وزیراں بی بی سے نا بالغی کی عمر میں والدین نے کر دیا۔ ابھی رخصتی وغیرہ نہیں ہوئی تھی کہ محمد رمضان گھر سے بھاگ گیا۔ اس کو گھر سے نکلے ہوئے تقریباً پانچ سال ہوگئے ہیں وہ واپس نہیں آیا۔ نہ اس کا کوئی پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے ؟ جہاں کہیں بھی کسی نے شک شبہ کی بنا پر ہمیں بتایا ہم گئے وہ آج تک نہیں ملا۔ شنید ہے کہ ایک سال پہلے ضلع لیہ میں ہمارے رشتہ داروں کا ہوٹل ہے وہاں لڑکے کھڑے ہوئے تھے وہ کہتے ہیں کہ محمد رمضان آیا تھا اس کے والد کا فوت ہونے کا بھی بتایا اس نے جواب دیا چلو ٹھیک ہوگیا ہے۔بیمار رہتا تھا بقول ان لڑکوں کے اس کے بعد وہ چلا گیا۔ پتہ نہیں کہاں گیا ہے ؟ محمد رمضان کی والدہ اور بھائی بہت پریشان ہیں کیونکہ اس کا کہیں سے کوئی پتہ نہیں چل رہا ہے لڑکی والے تو بہت زیادہ پریشان ہیں۔ حالات کے پیش نظر آپ خود اندازہ لگائیں کہ لڑکی جوان ہے برائے مہربانی کتاب وسنت کی رو سے ہماری راہنمائی کریں کہ ایسے لاپتہ آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ آیا اس کی بیوی کا نکاح کسی دوسری جگہ پڑھا جا سکتا ہے اور اس کے لیے کتنا عرصہ انتظار کرنا ہوتا ہے (سائل محمد علی ساندہ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا آدمی جو شادی کے بعد گھر سے لاپتہ ہو جائے اسے شرعاً مفقود الخبر کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور جب اسے اس کے لاپتہ ہونے کی خبر یقینی طور پر ملے اس وقت سے چار سال گزر جانے پر اس کے مرنے کا حکم لگا دیا جائے گا اور اس کے بعد چار ماہ دس دن متوفی عنہا زوجہا (یعنی جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا ہو) کی عدت گزار کر عورت دوسری جگہ اگر نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق کوئی مرفوع روایت تو موجود نہیں البتہ آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین موجود ہیں۔ خلیفۃ المسلمین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باسناد صحیح ثابت ہے جیسا کہ امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ :

"قال عمر رضی اللہ عنہ فی امرأۃ المفقود : "تربص أربع سنین ،ثم تعتد أربعۃ... أربعۃ أشھر وعشراً (وہی عدۃ المتوفی عنہا زوجہا"

(سنن سعید بن منصور(1752)(1/400) مؤطا الامام مالک ، کتاب الطلاق باب عدۃ التی تفقد زوجھا ص :332، طبع ملتان السنن کبری بیہقی 7/445 مصنف عبدالرزاق 7/88)

"لاپتہ آدمی کی بیوی چار سال انتظار کرے پھر شوہر کے فوت ہونے والی عدت گزارے یعنی چار ماہ دس دن اور اس کے بعد اگر چاہے تو شادی کر لے۔"

امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مصنف عبدالرزاق 7/85 میں روایت ہے کہ :

" عن ابن المسیب أن عمرو عثمان قضیافی المفقود : أن امرأتہ تتربص أربع سنین ، وأربعۃ عشہر و عشرا بعد ذلک ثم تزوج الی آخرہ" (بیہقی 7/445)

" عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں خلفاء لاپتہ شوہر کے بارمیں فیصلہ دیا کہ اس کی بیوی چار سال انتظار کرے اور اس کے چار ماہ دس دن بعد یعنی متوفی عنہا زوجہا کی عدت گزار کر شادی کرلے۔ "

جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

" عَن عُمَرَ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ۔ فِي امرَأَةِ المَفقُودِ۔ تَرَبَّصُ أَربَعَ سِنِينَ ثُمَّ تَعتَدُّ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَعَشرًا"

(سنن سعید بن منصور (1/402)(1756) بیہقی 7/445)

"لاپتہ شوہر کی بیوی چار سال انتظار کرے۔"

امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "جب آدمی صف قتال میں لاپتہ ہوجائے تو عورت ایک سال انتظار کرے اور جب لڑائی کی صف کے علاوہ لاپتہ ہوجائے تو چار سال انتظار کرے۔ " (مصنف عبدالرزاق 7/89)

امام قتادہ بن دعامہ السدوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب ایسی عورت کا معاملہ حاکم تک پہنچایا جائے پھر چار سال گزر جائیں تو ایسے آدمی کا مال اس کے ورثاء میں بانٹ دیا جائے یعنی چار سال کے بعد اس کی موت کا حکم لگا دیا جائے گا پھر اس کی جائیدادو غیرہ وارثوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ (مصنف عبدالرزاق 7/90)

امام محمد بن مسلم المعروف ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی ہے (فتح الباری 9/431)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"و ثبت أیضاً عن عثمان وابن مسعود فی روایہ و عن جمع من التابعین کالنخعی وعطاء والزہري و مکحول والشعبی واتفق أکثرہم علی أن التأجیل من یوم یرفع أمرہا للحاکم ، و علی أنہا تعتد عدۃ الوفاۃ بعد أربع سنین " (فتح الباری 9/431)

" یہ بات عثمان اور ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین کی ایک جماعت جیسے نخعی رحمۃ اللہ علیہ ، عطاء رحمۃ اللہ علیہ ، زہری رحمۃ اللہ علیہ ، مکحول رحمۃ اللہ علیہ ، اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ ،ثابت ہے اور اکثر کا ان میں سے اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ مقررہ مدت اس دن سے شروع ہوگی جب عورت کا معاملہ حاکم کی طرف سے پہنچایا گیا اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ چار سال گزرنے کے بعد وہ شوہر کی وفات کی عدت گزارے گی۔ "

اس کے برعکس فقہ حنفی میں ہے کہ جس کا شوہر لاپتہ ہوجائے تو اس کی عورت اتنا انتظار کرے کہ شوہر کی عمر نوے برس کی ہوجائے تو پھر اس کے مرنے کا حکم لگا دیا جائے گا۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی کتاب اصل بہشتی زیور چوتھا حصہ صفحہ 30 باب 81 "میاں کے لاپتہ ہونے کا بیان" کے تحت لکھتے ہیں۔

"اس کا شوہر بالکل لاپتہ ہوگیا معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کرسکتی بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجاوے۔ جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جائے کہ شوہر کی عمر نوے (90) برس کی ہوجائے تو اب حکم لگا دیں کہ وہ مرگیا ہوگا سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوے برس کی ہونے کے بعد عدت پوری کرکے نکاح کرسکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس لاپتہ مرد کے مرنے کا حکم کسی شرعی حکام نے لگایا ہو۔

اسی بہشتی زیور کے نیچے حاشیہ میں اس مسئلہ کا حوالہ فتاوی عالمگیری 2/915 اورہدایہ 2/602 سے دیا گیا ہے لیکن حنفی حضرات کا اپنے اس مسئلہ پر فتویٰ نہیں ہے۔ یہ اس مسئلہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہی فتوی دیتے ہیں۔ اصل بہشتی زیور کے مذکورہ صفحے کے حاشیہ پر لکھا ہے لیکن آج کل شدت ضرورت کی وجہ سے علماء نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوی دے دیا ہے ،ان کے نزدیک اتنی مدت شرط نہیں اگر کسی کو ضرورت ہو تو علماء سے مفصل طور پر معلوم کر کے اس پر عمل کر سکتا ہے۔ نیز ایک رسالہ "الحیلۃ الناجزۃ للحیلۃ العاجزۃ میں اس مسئلہ اوراس کے "دوسرے ضروری مسائل کو۔ جن میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوی دینے کی گنجائش ہے۔ تفصیل سے لکھا گیا اور علماء تھانہ بھون دیوبند اور سہارنپور کے اس منفقہ دستخط ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو اوپر میں نے خلیفۃ المسلمین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک روایت کے مطابق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آئمہ مجتہدین تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہ کا نقل کیا ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ حنفی علماء نے اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے موقف کو ترک کر دیا ہے۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کو اختیار کیا ہے۔ اس بات پر ان کے دیوبند، سہارنپور اور تھانہ بھون کے جید علماء کے دستخط ثبت ہیں ان علماء کی تفصیل "الحیلۃ الناجزۃ" جو کہ جدید طرز پر "احکام طلاق و نظام شرعی عدالت "کے نام سے الفیصل ناشران وتاجران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے طبع ہوئی کے صفحہ 22 تا 25 میں موجود ہے۔

مذکورہ بالا آثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور آئمہ دین محدثین اور حنفی علماء کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو جائے تو اس کے یقینی طور پر لاپتہ ہو جانے کے بعد یا جب معاملہ عدالت کی طرف لایا جائے حاکم وقت تک پہنچانے کے بعد عورت چار سال تک انتظار کرے پھر چار ماہ دس دن کی عدت گزار کر اگر نیا نکاح کرانا چاہے تو کرا سکتی ہے اور یہی راجع ترین موقف ہے جس کی پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے تصدیق ہوتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2۔ کتاب الطلاق۔ صفحہ نمبر 439

محدث فتویٰ